اللہ تعالیٰ موجود ہے بغیر جگہ کے

اللہ تعالیٰ موجود ہے بغیر جگہ کے۔ یہ عقیدہ ہے نبی پاک ﷺ کا اور صحابہ اکرام کا اور جو بھی مسلمان اُن کے بعد آئے اور قیامت تک آئیں گے

اللہ تعالیٰ مخلوق کی طرح نہیں اور اِس کا ثبوت آیت نمبر ۱۱ سورۃ الشوریٰ میں ہے: **لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَىْءٌ**

جس کا معنی ہے : **اللہ تعالیٰ جیسے بالکل کوئی شے نہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی کوئی مثل نہیں۔**

اللہ تعالیٰ کی نہ لمبائی ہے اور نہ ہی چوڑائی یا گہرائی ہے۔ اللہ کی ذات اور صفات مخلوق کی طرح بالکل نہیں جو چیز جگہ کے اندر موجود ہے اسکی ایک حد ہے یعنی اُس کی شروعات اور آخیر ہے اب جس چیز کی شروعات اور آخیر ہو وہ کمزور ہے اور جو چیز کمزور ہے وہ خدا نہیں ہو سکتی۔ اِس سے یہ بھی صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا نہ ہی کوئی جسم ہے اور نہ ہی کوئی حصہ ہے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ اللہ کسی جگہ میں ہے تو پھر وہ یہ کہہ رہا ہے کہ اللہ کو کسی رہنے کی جگہ کی ضرورت ہے۔ جگہ کا مطلب یہ ہے کہ اُسکی لازماً ایک لمبائی اور چوڑائی ہوگی اور جس چیز کی لمبائی یا چوڑائی ہوگی اس کا ایک جسم ہوگا تو وہ چیز جسم کہلائے گی اور جسم کو مکان یا جگہ کی ضرورت ہوتی ہے اور جس چیز کو کسی شے کی ضرورت ہو تو وہ اس کا محتاج ہوتا ہے۔ یعنی یہ اُس کی ایک کمزوری ہے اور جو محتاج اور کمزور ہو وہ خدا نہیں ہو سکتا۔

امام البخاری رَحِمَہُ اللہ اپنی کتاب "الصحیح" میں بیان کرتے ہیں کہ پیارے نبی پاک ﷺ نے فرمایا ہے:

كَانَ اللّٰهُ وَ لَمْ يَكُنْ شَىْءٌ غَيْرُهُ

جس کا معنی ہے: **اللہ موجود تھا اور کوئی شے نہ تھی**

اور **حضرت علی** رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كَانَ اللّٰهُ وَ لَا مَكَانَ، وَ هُوَ الآنَ عَلىٰ مَا عَلَيْهِ كَانَ

جس کا معنی ہے: **کوئی جگہ نہ تھی اور خدا تھا اور خدا جیسے تھا ویسے ہی ہے یعنی بغیر جگہ کے**

یہی مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ موجود تھا جب کوئی جگہ نہ تھی اور جگہ بنانے کے بعد بھی اللہ تعالیٰ موجود ہے بغیر جگہ کے۔ جب کائنات نہ تھی تو خدا تھا اور جیسا تھا ویسے ہی ہے۔

چھ سمتوں یعنی اوپر نیچے، دائیں بائیں، آگے پیچھے کو پیدا کرنے سے قبل اللہ تعالیٰ موجود تھا بغیر کسی سمت کے، اور اِن سمتوں کو پیدا کرنے کے بعد بھی اللہ تعالیٰ موجود ہے بغیر کسی سمت کے۔ اللہ تعالیٰ ہے، بغیر اوپر نیچے، دائیں بائیں، آگے پیچھے سے۔ یعنی اللہ تعالیٰ ہر سمت کو بنانے سے قبل موجود تھا اور اب بھی کسی یا ہر سمت کے بغیر موجود ہے۔ اور اللہ تعالیٰ میں کوئی تبدیلی نہیں آتی۔

اللہ تعالیٰ بغیر کسی جگہ کے موجود ہے اور جب کوئی شے نہ تھی اللہ تھا۔ نہ ہی کوئی جگہ تھی نہ خلا تھی نہ کوئی آسمان تھا نہ کوئی نور تھا نہ کوئی اندھیرا تھا نہ کوئی روشنی تھی۔ اور اللہ تعالیٰ کو کسی چیز کی ضرورت نہیں نہ ہی فرشتوں کی نہ ہی جنوں کی نہ ہی بندوں کی نہ ہی کسی سمت کی اور نہ ہی کسی جگہ کی اور نہ ہی زمانے کی یا وقت کی اور نہ ہی زمانہ اور وقت تھا۔

حضرت امام ابوحنیفہ رَحِمَهُ الله اپنی کتاب (الفقه الأبسط) میں فرماتے ہیں جس نے کہا مجھے نہیں معلوم کہ شاید اللہ آسمانوں میں ہے یا کہ زمین میں تو وہ کافر ہے یعنی اللہ تعالی آسمانوں میں نہیں ہے اور نہ ہی زمین پر ہے۔ اور اس بات کے کئی ثبوت ہیں کہ اللہ تعالی موجود ہے بغیر جگہ کے۔ یعنی اس بات کا ثبوت کئی قرآنی آیات اور احادیث پاک اور کئی علماء کے بیانات میں ملتا ہے، اُن میں سے کچھ علماء کے نام یہ ہیں (جو نبی پاک ﷺ سے لے کر آج تک آئے ہیں): امام زین العابدین، امام جعفر الصادق، امام ابو جعفر الطحاوی، امام البیهقی، امام الغزالی، امام احمد الرفاعی، شیخ عبد القادر الجیلانی، شیخ فخر الدین الرازی، امام حافظ ابن حجر، شیخ عبد الغنی النّابلسی النّقشبندي، اور بہت سے ایسے علماء نے ہم کو سمجھایا ہے کہ اللہ تعالی موجود ہے بغیر جگہ کے۔

امام فخر الدین ابن عساکر رَحِمَهُ الله اپنی مشہور کتاب "عقیدہ" میں فرماتے ہیں: اللہ تعالی نے مخلوق اور کل کائنات پیدا کی۔ اللہ تعالی کا نہ کوئی قبل ہے اور نہ ہی بعد۔ اور نہ ہی اوپر نہ ہی نیچے، نہ ہی دایاں نہ ہی بایاں، نہ ہی اگلا نہ ہی پچھلا اور نہ ہی اگلی پچھلی سمت، نہ ہی پورا نہ ہی کوئی حصہ اور کسی کو نہیں کہنا چاہیے کہ خدا کب تھا کہاں تھا کیسے ہے؟ اللہ تعالی جگہ کے بغیر موجود ہے اور اللہ تعالی نے کل کائنات کو پیدا کیا اور وقت کو پیدا کیا، اور خدا وقت کا محتاج نہیں اور بغیر جگہ کے موجود ہے۔ یہی بات امام ابو جعفر الطحاوی نے بھی کہی اپنی "عقیدہ" کی کتاب میں جو کہ امام ابوحنیفہ رَحِمَهُ الله کا عقیدہ ہے۔

نوٹ: "کیسے کا سوال" اُس چیز کے بارے میں کیا جاتا ہے جس کا جواب "ایسے" یا "ویسے" میں ہو اور خدا کے بارے میں "ایسے" یا "ویسے" کے الفاظ ہیں ہی نہیں۔ اِسی طرح کہاں یا کدھر صرف اُس چیز کے بارے میں کہا جاتا ہے جس کا جواب اِدھر اُدھر وہاں یہاں ہو۔ اور خدا کے بارے میں اِدھر اُدھر وہاں کہاں ہے ہی نہیں یعنی خدا کے بارے میں کہاں یا کدھر کا سوال ہو ہی نہیں سکتا۔ (سبحان اللہ) اللہ تعالی پاک ہے ہر نقص وعیب سے یعنی اللہ پاک ہے ہر صفات البشر سے مثلاً چہرہ، آنکھیں، کان، ہاتھ، پنڈلی اور پاؤں وغیرہ اور ایک حالت سے دوسری حالت میں جانا، حرکت اور سکون وغیرہ یہ سب مخلوق کی صفتیں ہیں اور یہ سب خدا کے بارے میں ہو ہی نہیں سکتیں، اور جس نے کہا کہ اللہ ہر جگہ میں ہے اور اگر اُس کی سمجھ اس سے اللہ کی ذات ہے تو اُس نے کفر کیا لیکن اگر اِس جملے سے اُس کی سمجھ یہ ہو کہ اللہ ہر جگہ کے بارے میں علم رکھتا ہے تو پھر اُس نے کفر نہیں کیا لیکن اِس جملے کو ترک کر دینا ضروری ہے کیونکہ اِس جملے کا معنی لفظی طور پر یہ ہے کہ اللہ ہر جگہ میں ہے اور گندگی کی جگہ میں بھی ہے اور یہ ناممکن ہے۔ نوٹ: جب ہم نور کا لفظ اللہ کے بارے میں استعمال کرتے ہیں اس کا یہ مطلب نہیں کہ اللہ ایک روشنی کی طرح ہے بلکہ جب "النّور" کا لفظ اللہ کے بارے میں استعمال کیا جاتا ہے تو اُس کا معنی "الهادی" یعنی ہدایت دینے والا ہے۔

نوٹ: ہم آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر دعا اِس لئے مانگتے ہیں کیونکہ رحمتیں آسمان کی طرف سے نازل ہوتی ہیں اور جس طرح خانہ کعبہ نماز کا قبلہ ہے اِسی طرح دعاؤں کا قبلہ آسمان ہے یعنی اوپر کی طرف دعا مانگنے کا مطلب یہ نہیں کہ (نعوذ باللہ) اللہ آسمانوں میں ہے۔

آخری جملہ میرے پیارے مسلمان بہن بھائیو: اللہ تعالی بغیر جگہ کے موجود ہے اور کسی شے جیسا نہیں ہے اور اللہ تعالی کی ذات ہمارے تصور اور خیالات سے باہر ہے۔